

1- زری پالیسی کمیٹی نے آج اپنے اجلاس میں پالیسی کی شرح 11 فیصد پر برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا۔ کمیٹی نے نوٹ کیا کہ جون 2025ء میں مہنگائی کی شرح کم ہو کر سال بسال 3.2 فیصد تک آگئی، جس کی بنیادی وجہ غذائی قیمتوں میں کمی ہے، جبکہ تیزی مہنگائی (core inflation) میں بھی کچھ کمی آئی۔ تاہم، کمیٹی نے نوٹ کیا کہ توانائی کی قیمتوں، خاص طور پر گیس کے نرخوں میں توقع سے زیادہ رد و بدل سے مہنگائی کے منظر نامے میں کچھ بگاڑ آیا ہے۔ پھر بھی، توقع ہے کہ مستقبل میں مہنگائی ہدف کی حد میں آکر مستحکم ہو جائے گی۔ مزید برآں، معاشی سرگرمیوں میں مزید تیزی آرہی ہے جبکہ پالیسی ریٹ میں سابقہ کمی کے اثرات اب بھی سامنے آرہے ہیں۔ دریں اثنا، کمیٹی نے توقع ظاہر کی کہ مالی سال 26ء میں تجارتی خسارہ مزید بڑھے گا، جس کی وجہ معاشی سرگرمی میں اضافہ اور عالمی تجارت میں سست روی ہے۔ اس میکرو اکنامک منظر نامے اور ابھرتے ہوئے خطرات کے پیش نظر زری پالیسی کمیٹی نے آج کے فیصلے کو قیمتوں کا استحکام یقینی بنانے کے لیے ضروری سمجھا۔

2- کمیٹی نے اپنے گذشتہ اجلاس کے بعد سے اب تک کی جو پیش رفت نوٹ کی وہ درج ذیل ہیں۔ سب سے پہلے، اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے زرمبادلہ ذخائر مالی رقوم کی بہتر آمد اور کرنٹ اکاؤنٹ سرپلس ہونے کی بدولت 14 ارب ڈالر سے تجاوز کر گئے۔ دوسرا، پاکستان کی ریاستی کریڈٹ ریٹنگ میں حالیہ بہتری یوروبانڈ کی یافتگی اور بین الاقوامی مارکیٹوں میں سی ڈی ایس اسپریڈ میں کمی کا سبب بنی۔ تیسرا، حالیہ سروے میں صارفین نے مہنگائی بڑھنے کی توقعات میں معمولی سا اضافہ ظاہر کیا جبکہ کاروباری اداروں نے مہنگائی میں کمی کی توقع ظاہر کی۔ چوتھا، مالی سال 25ء میں ایف بی آر کے ٹیکس محاصل 11.7 ٹریلین روپے رہے، جو کہ نظر ثانی شدہ تخمینے سے تقریباً 200 ارب روپے کم ہیں۔ آخر میں، تیل کی عالمی قیمتیں متغیر رہیں، جبکہ دھاتوں کی قیمتوں میں اضافہ ہوا۔ اسی دوران، عالمی تجارت کے ٹریف کے اثرات غیر یقینی رہے، جس کی وجہ سے مرکزی بینکوں نے محتاط زری پالیسی موقف برقرار رکھا۔

3- اس پیش رفت اور ممکنہ خطرات کے پیش نظر کمیٹی نے تجزیہ کیا کہ مہنگائی کو 5-7 فیصد کے ہدف کے اندر مستحکم کرنے کے لیے حقیقی پالیسی ریٹ کو مناسب طور پر مثبت رہنا چاہیے۔ کمیٹی نے معاشی استحکام کو برقرار رکھنے کے لیے محتاط زری اور مالیاتی پالیسی کا امتزاج جاری رکھنے کی ضرورت پر زور دیا۔ نیز، کمیٹی نے اپنی اس رائے کا اعادہ کیا کہ ساختی اصلاحات کے بغیر پائیدار بنیادوں پر بلند نمو حاصل کرنا مشکل ہو گا۔

حقیقی شعبہ

4- بلند فریکوینسی والے اقتصادی اظہاریے (indicators) بتدریج معاشی بحالی کو ظاہر کر رہے ہیں۔ اس کی عکاسی حالیہ مہینوں میں گاڑیوں کی فروخت، کھاد کے استعمال، نجی شعبے کو قرضوں، وساطتی ایشیا (intermediate goods) اور مشینری کی درآمدات، اور پریچرنگ مینجمنٹ زانڈیکس میں قابل ذکر سال بسال نمو سے ہوتی ہے۔ بلند فریکوینسی والے اظہاریوں میں یہ بہتری اب بڑے پیمانے کی ایشیا سازی کے ڈیٹا میں بھی ظاہر ہونا شروع ہو گئی ہے، جس میں پانچ مہینوں تک سکڑاؤ کے بعد اپریل اور مئی دونوں میں سال بسال اضافہ دیکھا گیا۔ ان رجحانات سے مینوفیکچرنگ شعبے کے بہتر امکانات کی نشاندہی ہوتی ہے۔ سیلاب سے متعلق خطرات سے قطع نظر مالی سال 26ء میں زرعی شعبے میں بھی بحالی کی توقع ہے۔ خاص طور پر، حالیہ بارشوں کی وجہ سے پانی کی بہتر دستیابی کے نتیجے میں اہم فصلوں کے امکانات سابقہ توقعات کے مقابلے میں کچھ بہتر ہوئے ہیں۔ اجناس پیدا کرنے والے شعبوں کے بہتر امکانات خدمات کے شعبے پر بھی مثبت اثرات مرتب کریں گے۔ مالی حالات میں بہتری، مثبت کاروباری احساسات اور بتدریج مضبوط ہوتے کئی معاشی حالات کے بل بوتے پر حقیقی جی ڈی پی کی نمو اس سال بڑھ کر 3.25 تا 4.25 فیصد تک رہنے کی توقع ہے، جبکہ قبل ازیں مالی سال 25ء میں اس کے 2.7 فیصد تک رہنے کا عبوری تخمینہ لگایا گیا تھا۔

بیرونی شعبہ

5- کرنٹ اکاؤنٹ جون میں 328 ملین ڈالر سے سرپلس رہا، جس سے مالی سال 25ء میں مجموعی فاضل 2.1 ارب ڈالر (جی ڈی پی کا 0.5 فیصد) تک پہنچ گیا۔ کارکنوں کی ترسیلات زراہم رہیں، کیونکہ انہوں نے بڑھتے ہوئے تجارتی خسارے کی بخوبی تلافی کر دی۔ فنانسنگ کے محاذ پر، تخمینہ شدہ سرکاری رقوم کی آمد کا ایک بڑا حصہ جون میں حاصل ہوا، جس سے اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ ذخائر 14 ارب ڈالر سے زیادہ ہو گئے۔ آگے چل کر بلند اساسی اثر (base effect) اور ملکی ترسیلات زر کے متعلق ترغیباتی اسکیموں کی حالیہ rationalization سے کارکنوں کی ترسیلات میں سست رفتاری سے اضافہ متوقع ہے۔ اسی طرح، ملکی معاشی سرگرمیوں میں بہتری، عالمی طلب میں سست روی اور ناسازگار برآمدی قیمتوں، خصوصاً چاول کی، کے باعث بڑھتی درآمدی طلب کی وجہ سے تجارتی خسارے میں اضافہ متوقع ہے۔ نتیجتاً، مالی سال 26ء میں کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ جی ڈی پی کے صفر تا ایک فیصد کی حد میں رہنے کی توقع ہے۔ فنانسنگ کے لحاظ سے ملک کی کریڈٹ ریٹنگ میں حالیہ بہتری کے بعد نجی رقوم کی آمد میں بہتری آنے کا امکان ہے۔ اس تجزیے کی بنیاد پر، اسٹیٹ بینک زرمبادلہ ذخائر دسمبر 2025ء کے آخر تک بڑھ کر 15.5 ارب ڈالر تک پہنچنے کا امکان ہے۔

مالیاتی شعبہ

6- حکومت کے نظر ثانی شدہ تخمینے مالی سال 25ء کی مالی صورت حال میں بہتری کی نشاندہی کرتے ہیں، جس میں بنیادی اور مجموعی مالیاتی توازن (بطور جی ڈی پی کا فیصد) اپنے متعلقہ اہداف سے بڑھ گئے۔ اس بہتر کارکردگی کی وجہ یہ تھی کہ ٹیکس اور نان ٹیکس محاصل دونوں میں خاطر خواہ اضافہ ہوا۔ تاہم، تقریباً 26 فیصد نمو حاصل ہونے کے باوجود، ایف بی آر محاصل کا نظر ثانی شدہ ہدف تھوڑے سے فرق سے پورا نہ ہو سکا۔ مالی سال 26ء میں حکومت جی ڈی پی کے 2.4 فیصد بنیادی سرپلس کے ہدف کے ساتھ مزید مالیاتی یکجائی حاصل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس ہدف کو حاصل کرنے کا انحصار محاصل جمع کرنے کی مربوط کوششوں اور اخراجات میں کمی پر ہو گا۔ کمیٹی نے مالیاتی یکجائی کا سلسلہ جاری رکھنے کی اہمیت پر بھی زور دیا تاکہ گذشتہ دو برسوں میں حاصل کردہ کئی معاشی فوائد کو برقرار رکھا جاسکے۔

زر اور قرضہ

7- 11 جولائی تک زر وسیع (ایم 2) کی نمو بڑھ کر سال بسال 14.0 فیصد تک پہنچ گئی، جو زرری پالیسی کمیٹی کے گذشتہ اجلاس کے وقت 12.6 فیصد تھی۔ اس کی بنیادی وجہ بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثوں (این ایف اے) میں اضافہ تھا، جو زرمبادلہ کے ذخائر کے بڑھنے کے باعث ممکن ہوا۔ اسی دوران، نجی شعبے کے قرضے کی شرح نمو بھی سال بسال بڑھ کر 12.8 فیصد ہو گئی، جسے مالی حالات میں نرمی اور معاشی سرگرمیوں میں بہتری سے تقویت ملی۔ بالخصوص، قرضوں میں اضافہ وسیع البنیاد تھا، جس میں جاری سرمائے کے قرضوں، معینہ سرمایہ کاری قرضوں اور صارفین کے قرضوں میں اضافہ شامل تھا۔ اہم قرض گیر شعبوں میں ٹیکسٹائل، ٹیلی مواصلات، اور تھوک اور خریدہ تجارت شامل تھے۔ دریں اثناء، کرنسی اور ڈپازٹ کی شرح، جو جون میں کم ہو گئی تھی، اس میں جولائی کے دوران دوبارہ بڑھ گئی۔ نتیجتاً، اسٹیٹ بینک کو بین الینڈک شپین ریپوریٹ کو پالیسی ریٹ سے ہم آہنگ رکھنے کے لیے سیالیٹ کا ادخال بڑھانا پڑا، جس کی وجہ سے زر محفوظ کی نمو میں اضافہ ہو گیا۔

مہنگائی

8- جون 2025ء میں مہنگائی سال بہ سال 3.2 فیصد درج کی گئی، جو مئی میں 3.5 فیصد تھی۔ اس کمی کی بڑی وجہ غذائی قیمتوں میں اعتدال اور تیزی مہنگائی میں معمولی سی کمی ہونا ہے، جو 7.6 فیصد رہ گئی۔ مزید برآں، موٹر ایندھن اور بجلی کے نرخوں میں اضافے کے باوجود توانائی کی قیمتیں سال بہ سال بنیاد پر پست رہیں۔ آگے چل کر، گیس کے نرخوں میں نمایاں اضافے، بجلی کے نرخوں میں عارضی کمی کا سلسلہ ختم ہونے (مالی سال 2025ء کی چوتھی سہ ماہی سے)، اور موٹر ایندھن کی قیمتوں میں حالیہ اضافے کے باعث توانائی کی مہنگائی موجودہ سطح سے بڑھنے کی توقع ہے۔ زرری پالیسی کمیٹی نے محسوس کیا کہ مالی سال 26ء کے بیشتر حصے میں مہنگائی 5 سے 7 فیصد کے درمیان رہنے کی توقع ہے، تاہم بعض مہینوں میں یہ اپنی بالائی حد سے تجاوز کر سکتی ہے۔ زرری پالیسی کمیٹی نے اس بات پر زور دیا کہ مذکورہ منظر نامے کو متعدد خطرات درپیش ہیں، جن میں اجناس کی عالمی قیمتوں اور تجارتی رجحانات کی غیر یقینی صورت حال، توانائی کے سرکاری نرخوں میں غیر متوقع رد و بدل، اور وسیع پیمانے پر سیلاب کے امکانات شامل ہیں۔